بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیو مسلم کو کون کون سی چیزیں سیکھنی ہوتی ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں نے اسلام قبول کیا ہے، اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے مجھے کون کون سی چیزیں سیکھنی چاہئیں؟

جواب

اسلامی احکام سیکھنے اوران پر اخلاص سے عمل کرنے والوں کے لیے قرآن وحدیث میں دونوں جہاں کی کامیابی اور سربلندی کی واضح بشارتیں موجود ہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا۔" **(القرآن، پارہ 28، سورۃ المجادلۃ، آیت 11)**

علم جتنا زیادہ سیکھا جائے اتنا ہی اچھا ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنے ہی احکام سیکھنے کا حکم دیا ہے جتنا اس کے لیے ضروری ہے اور اس میں بھی اس انداز میں کہ جتنا سیکھنا اس کی طاقت میں ہے، چنانچہ قرآن پاک میں فرمایا: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔" **(القرآن، پارہ 03، سورۃ البقرۃ، آیت 286)**

حکم شرعی کا خلاصہ یہ ہے کہ دین کے ضروری احکام سیکھنا تو ضروری ہے لیکن شریعتِ اسلامیہ ایک نو مسلم سے یہ مطالبہ نہیں کرتی کہ وہ ایک ہی وقت میں تمام کے تمام احکامِ دین سیکھ کر ان پر مکمل طور پر عمل شروع کردے، بلکہ یہ ضروری ہے کہ اسلام کی حقانیت اور اس کے جملہ عقائد کو اجمالی طور پر درست اور حق تسلیم کرنے کے بعد اپنی موجودہ حالت کے مطابق دینِ اسلام کی ضروری تفصیلات کا علم سیکھتا رہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا ضروری علم سیکھنے کے متعلق روایت کرتے ہیں:

"قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم لمعاذ بن جبل، حین بعثہ الی الیمن: انك ستأتي قوما اهل كتاب، فاذا جئتهم فادعهم الی: ان یشهدوا ان لا اله الا اللہ، وان محمدا رسول اللہ، فإن هم أطاعوا لك بذلك، فأخبرهم أن اللہ قد فرض علیهم خمس صلوات في كل یوم ولیلة، فان هم أطاعوا لك بذلك، فأخبرهم أن اللہ قد فرض علیهم صدقة تؤخذ من أغنیائهم فترد علی فقرائهم"

ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب حضرت معاذ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو یمن کی طرف بھیجا، تو ان سے فرمایا: تم اہلِ کتاب کی ایک قوم کے پاس جارہے ہو۔ تم انہیں سب سے پہلے اس بات کی طرف دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں، تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان جائیں، تو پھر انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی

ہے جوان کے مال دار لوگوں سے لے کر انہی میں سے فقیر لوگوں میں تقسیم کی جائے گی۔ **(صحیح البخاری، جلد2، صفحہ 131، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)**

*...ایک نومسلم کے لیے سب سے پہلے جس علم کا سیکھنا ضروری ہے وہ بنیادی عقائد کا علم ہے، مثلاً اللہ پاک کی ذات وصفات، رسالت و نبوت، ملائکہ وجن، قبر وحشر، دوزخ وجنت اور تقدیر وغیرہ کا علم تاکہ ان میں سے کسی کا انکار یا مخالفت اُسے کفر وگمراہی میں نہ دھکیل دے۔

*...قبولِ اسلام کے بعد نماز جیسے اہم ترین فرض کے مسائل یعنی اس کے فرائض، شرائط اور مفسدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نماز درست طریقے سے ادا ہو۔

*...جب رمضان المبارک آئے، تو روزے کے ایسے مسائل سیکھے جس سے روزہ احسن انداز میں پورا ہو سکے۔

*...اگر صاحبِ مال ہے، تو زکوۃ کے ضروری مسائل سیکھے تاکہ زکوۃ درست طریقے سے ادا ہو سکے۔

*...صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں حج کے ارکان اور اس سے متعلق اہم مسائل سیکھے تاکہ حج صحیح طریقے سے مکمل ہو۔

*...اگر نکاح کا ارادہ ہو، تو نکاح، حق مہر، طلاق اور دیگر متعلقہ چند ضروری احکام سیکھے۔

*...اگر کوئی کاروبار کرتا ہے، تو خرید و فروخت کے مسائل سیکھے تاکہ روزی حلال طریقے سے حاصل ہو۔

الغرض اسلام کے دیگر احکام کا علم بتدریج حاصل کرتا رہے جن کی ضرورت اس کو اپنی زندگی میں پڑتی رہے، خواہ وہ کسی بھی شعبے سے متعلق ہو، جیسا کہ شمس الائمہ، امام سَرَخْسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: "افضل العلم علم الحال وافضل العمل حفظ الحال" یعنی افضل ترین علم موجودہ درپیش امور سے آگاہی حاصل کرنا ہے اور افضل ترین عمل اپنے احوال کی حفاظت کرنا ہے۔ **(المبسوط، جلد30، صفحہ 260، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)**

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "فرض علی کل مکلف ومکلفة بعد تعلمه علم الدين والهداية تعلم علم الوضوء والغسل والصلاة والصوم، وعلم الزكاة لمن له نصاب، والحج لمن وجب عليه والبيوع على التجار ليحترزوا عن الشبهات والمكروهات في سائر المعاملات۔ وكذا اهل الحرف، وكل من اشتغل بشيء يفرض عليه علمه وحكمه ليمتنع عن الحرام فيه"

ترجمہ: دینی علم اور ہدایت حاصل کرنے کے بعد ہر مکلف (عاقل بالغ) مرد و عورت پر وضو، غسل، نماز اور روزہ کے مسائل سیکھنا لازم ہے۔ جو صاحبِ نصاب ہو اُس پر مسائلِ زکوۃ کا جاننا، جس پر حج فرض ہو، اُس پر حج کے مسائل سیکھنا فرض ہے۔ کاروبار کرنے والوں پر خرید و فروخت کے مسائل سیکھنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے تمام معاملات میں شبہات اور مکروہ کاموں سے بچ سکے۔ اسی طرح پیشہ ور (کاریگر) اور ہر وہ شخص جو کسی کام میں مشغول ہو، اُس پر اس کام کا علم سیکھنا ضروری ہے تاکہ وہ اس میں حرام سے بچ سکے۔

(حاشیۃ ابن عابدین، جلد1، صفحہ 107، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) سے سوال ہوا کہ "جس ملک کے نو مسلم اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہوں، کفار کی صُحبت کی وجہ سے کُفر و اسلام کی بہت ساری باتوں کا فرق بھی نہ جانتے ہوں، اُن کو پہلے پہل کیا سکھایا جائے؟ عقائدِ اسلامیہ واحکاماتِ شرعیہ کی تعلیم دی جائے یا تصوف کی باریکیاں وغیرہ سمجھائی جائیں؟ تو جواباً ارشاد فرمایا: **بدیہیاتِ دینیہ (یعنی وہ مشہور و معروف دینی احکام جن کو عوام و خواص سب جانتے ہوں) سے ہے کہ اولاً عقائدِ اسلام و سنت، پھر احکامِ صلوٰۃ و طہارت و غیرہا ضروریاتِ شرعیہ سیکھنا سکھانا فرض ہے** اور انہیں چھوڑ کر دوسرے کسی مستحب و پسندیدہ علم میں بھی وقت ضائع کرنا حرام۔" **(فتاوٰی رضویہ، جلد 24، صفحہ 146-158، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 27 جمادی الاخریٰ 1447ھ/19 دسمبر 2025ء